ہو العزیز

کرکرد کرنیافت   کرکرد کرنیافت

علمی مجلس

زندہ دِلی

حصہ سوم - الف

مرتبہ

عزیز الرحمٰن میر منشی قلعۂ معلّیٰ دہلی

سنہ ۱۹۲۷ء

مجیدیہ کتب خانہ کلاں محل دہلی

قیمت ۱۲ر

باہتمام لالہ ٹھاکر داس اینڈ سنز دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا

۱۰۰۰

ہارڈنگ میونسپل پبلک لائبریری - دہلی ۶
نمبر اشاعت 506
تاریخ 1983
باب نظم اردو
یعنی نمبر کتاب 3

جمال خسروی طوطی ہند سلطان الشعراء برہان الفضلاء حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ کے خاص مریدوں میں سے تھے اور دین ودنیا کے بادشاہ تھے) کے اگرچہ مختصر حالات زندگی ہیں مگر نہایت صحیح اور مستند تواریخ ملفوظات وتذکرات بزرگان دین سے اردو میں ترجمہ کرکے جمع کئے گئے ہیں۔ ۲۰×۲۶ سائز کے ۲۴ صفحات کاغذ سفید لکھائی چھپائی معمولی قیمت فی جلد چار آنے ۴؍

اقسام الطعام شاہجہانی معروف بخوان نعمت کلاں اصلی مطبوعہ رضوی پریس دہلی جس میں تقریباً سات سو تراکیب ہندوستانی۔ انگریزی۔ ترکی۔ ایرانی۔ کھانے مٹھائی۔ مربے اچار چٹنیاں وغیرہ بنانے کی درج ہیں۔ جو خاص مطبخ شاہجہانی ودیگر بادشاہوں کے باورچیخانوں کے کھانوں کی تراکیب ہیں۔ ان کے علاوہ اس کتاب میں بہت سے ایسے اطبائے یونانی کے تیربہدف مرکبات اور اصلی نسخہ جات درج کردیئے ہیں جن کی خانہ داری میں ہر وقت ضرورت رہتی ہے لاجواب کتاب ہے۔ صفحات ۲۱۰ قیمت ۱۲؍

تدبیر احسن دو حصے ہیں ایک معالجات نسواں دوسرے علاج الصبیان یہ کتاب عورتوں اور بچوں کے ابتدا سے انتہا تک کے جمیع امراض کے علاج اور تدابیر وغیرہ میں اس قدر مشہور اور مقبول ہوئی جو کہ بعضے طبی مدارس کی رائے میں اس کو درس میں داخل کردینا مفید ہوگا۔ ہر اہل وعیال والے کو اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے خصوصاً تعلیم یافتہ مستورات کو ضرور خرید کر مطالعہ کرانا چاہئے قیمت ہر دو حصہ ۱۲؍

دیوان شیفتہ نواب مصطفےٰ خان صاحب تلمیذ مومن خان دہلوی کا اردو کلام نایاب تھا ۸؍

دیوان ذکی جناب سید ذکریا صاحب شاگرد رشید غالب مرحوم معہ سارٹیفکیٹ بزبان اردو ۸؍

جواہر خمسہ کامل تین حصہ۔ یہ کتاب اوراد واعمال میں اس قدر مشہور ہے کہ اس کی زیادہ تعریف کرنی فضول ہی معلوم ہوتی ہے اور صرف اس قدر لکھ دینا اس کی اعلیٰ مرتبت کے واسطے کافی ہے کہ یہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے ہم نے ہی سب سے پہلے اس کو اصلی نسخہ سے ترجمہ کرکے اور دیگر فوائد شامل کرکے طبع کیا تھا کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ دو روپے (۲؍)

خلیل خان ایک بڈھا شخص جسکا شریا اسی کا سن شادی کا بہت شائق تھا پیسہ پاس تھا یاروں نے انکو سبز باغ دکھا کر خوب لوٹا اور مذاق اڑایا انکی شادی کا دلچسپ حال ظرافت کے پیرائے میں۔ قیمت ۴؍

[illegible] کتب خانہ کلاں محل دہلی

کرکروکرنیافت ھو العزیز کرکروکرنیافت

علمی مجلس

ہارڈنگ میونسپل پبلک لائبریری دہلی
نمبر اندراج 856 تاریخ 3-1-
باب نظم در عشق نمبر کتاب 3

زندہ دلی

حصہ سوم - الف

مرتبہ

عزیز الرحمٰن میر منشی قلعہ معلی دہلی

سنہ ۱۹۲۸ء

مجیدیہ کتب خانہ کلان محل دہلی

۱۰۰۰ باہتمام لالہ ٹھاکر داس مینیجر دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپا قیمت ۱۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷	حمد و نعت	۲۹	قرآن شریف	۵۴	موت کی خواہش
۸	عید	۳۰	قطع تعلق	۵۵	نزع
۹	عیش و شادمانی	۳۱	قصور۔ گناہ	۵۶	مسلمان
۱۰	عذر۔ معذرت	۳۲	قید قفس۔ صیاد	״	نفس
۱۱	عذر۔ معذرت۔ معافی	۳۴	قتل۔ قاتل	۵۷	نصیحت
״	علم	۳۵	قدردانی	۵۸	ناصح
۱۲	عبادت	״	قدر مرنے کے بعد ہوتی ہے	۶۰	نقاب۔ برقع۔ گھونگھٹ
۱۳	عار۔ بیزاری۔ حقارت	۳۶	قدرت	۶۱	نگاہ ناز
۱۴	عبرت	״	قرض۔ دام	۶۲	ناز و ادا
۱۵	عیب جوئی	״	کنج تنہائی۔ گوشہ گیری	۶۳	نزاکت
״	غیبت	۳۷	کمینہ۔ کم ظرف۔ اپنا ظرف نہیں دیکھتا	۶۴	نیرنگی زمانہ
۱۶	غم و رنج	۳۸	کم سخنی	۶۵	نام و نشان
۱۸	غصہ	۳۹	کینہ۔ کدورت	۶۶	نالہ و زاری۔ شور و شیون۔ فریاد و فغاں
۱۹	غداری	״	کمر	۶۸	نباہنا
״	غیرت	۴۰	کوچہ جاناں	۶۹	وفا
۲۰	غرور۔ نخوت	۴۱	کامیابی	۷۰	ندامت۔ خجالت
۲۱	غفلت	۴۲	کوستا	۷۱	ولولہ۔ امنگ
״	فخر و ناز	۴۳	گالی	״	وحشت۔
۲۲	فلک۔ زمانہ	۴۴	لیڈری۔ لیڈر۔ قوم۔ مذہب	۷۲	وطن۔ غریب الوطنی
۲۳	فتنہ۔ قیامت	۴۵	لڑائی	۷۳	وقت پھر ہاتھ نہیں آتا
۲۳	فیصلہ۔ انصاف	۴۶	مایوسی۔ ناامیدی	״	ہمدردی
۲۴	فارغ البالی	۴۷	مصیبت	۷۴	ہجر۔ فراق
״	فاقہ مستی	۴۸	معشوق حسین	۷۵	ہاتھا پائی۔ دست درازی
۲۵	فکر نان۔ فکر روزی	۴۹	مسکرانا۔ ہنسنا	۷۶	ہرجائی
״	فریاد	۵۰	ملاقات	۷۷	ہچکی
۲۶	فاتحہ	۵۱	مہمان	۷۸	یاد
״	قبر کی حالت	״	سادات	۷۹	یاس و حرماں
۲۷	قبر	۵۲	موت	۸۰	یاد گذشتہ
۲۸	قناعت۔ رضائے الٰہی	۵۳	مسیحائی	۸۲	ظرافت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم مجلسی

حصہ سوم

بہتر تشانہ بازوہی ہے جو سوچ کر

ایسی درست بات کہے دل میں بیٹھ جائے

حضرات۔ غالباً علم مجلسی کے حصہ اول و دوم کو جناب کے ملاحظہ سے گذرنے کا شرف حاصل ہو گیا ہوگا۔ ان دونوں حصوں کے حصہ نثر میں حُسن تقریر و تحریر کی خوبیوں اور اُن کی ضرورت کی نسبت جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس پر غالباً جناب میرے ہمخیال اور اس بات پر متفق ہونگے کہ انسان کیلئے حسن تقریر و تحریر ایسا ہی ضروری ہے جیسی کہ روح بدن کے لئے۔ اکبر الہ آبادی مرحوم فرماتے ہیں ؎

رباعی

انسان ذی عقل و ہوش ہو جاتا ہے
اور صاحب چشم و گوش ہو جاتا ہے
گر جان نہیں سخن تو بتلایئے پھر
کیوں مر کے بشر خموش ہو جاتا ہے

دنیا میں زندگی کے ہر ایک شعبے کے لئے کوئی نہ کوئی خوبی انسان کی زینت۔ نشانِ امتیاز۔ یا کسی درجہ اور رتبہ کا ضروری جزو بنائی گئی ہے۔ مثلاً گل کے لئے رنگ و بو۔ عالم کے لئے علم و عمل۔ حاکم کے لئے عدل و انصاف۔ عورت کے لئے حسن و عصمت ضروری اوصاف ہیں۔ اسی طرح انسان کے لئے منجملہ اور خوبیوں کے حسن تقریر نہ صرف زینت ہی ہے بلکہ دنیا میں اس کی ترقی و بہبود کیلئے ایک ضروری جزو ہے چنانچہ میر انیس مرحوم فرماتے ہیں ؎

زیبا ہے وقار بادشاہی کے لئے　　جرأت واجب ہے کجکلاہی کے لئے ۔

رباعی

لازم ہے کہ ہو اہل سخن تیز زباں　　تلوار ضرور ہے سپاہی کے لئے

مگر ساتھ ہی اس کے یہ عرض ہے کہ سپاہی کو محض تلوار حاصل کر لینے سے بےفکر نہ ہو جانا چاہیے. بلکہ دوست دشمن کا لحاظ کرے اور موقع محل دیکھکر اُس کا استعمال کرنا چاہیے ورنہ اناڑی کے ہاتھ میں بندوق والی مثل صادق آئیگی۔ اسی طرح فن تحریر و تقریر حاصل کرکے انسان کو ہر ایک بات چھوٹے بڑے کا لحاظ رکھکر اور محل و موقع دیکھکر کہنی چاہیے ؎

روزمرہ شرفا کا ہو سلاست ہو وہی　　لب و لہجہ وہی سارا ہو متانت ہو وہی

سامعین جلد سمجھ لیں جسے صنعت ہو وہی　　یعنی موقع ہو جہاں جس کا عبارت ہو وہی

لفظ بھی چست ہوں مضمون بھی عالی ہووے

مرثیہ درد کی باتوں سے نہ خالی ہووے

امید ہے کہ اگر اس کتاب کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو چند ہی روز میں ایک انسان گفتگو میں طاق ہو سکتا ہے۔ اُسے اپنی تقریر و تحریر کو حسب موقع اشعار کی چاشنی دے کر پُرلطف بنانے کی مہارت حاصل ہو جائیگی اور پھر اس کو پھیکی اور بے ربط تحریر و تقریر میں ذرا بھی لطف نہ آئے گا اور ہر ایک سے بجا طور پر فخریہ کہہ سکے گا کہ ؎

نمک خوان تکلم ہے فصاحت میری　　ناطقے بند ہیں سن سن کے بلاغت میری

رنگ اُڑتے ہیں وہ رنگیں ہے عبارت میری　　شور جس کا ہے وہ دریا ہے طبیعت میری

دم خفا ہوتا ہے بیرنگ نہ فریاد کریں

بلبلیں مجھ سے گلستاں کا سبق یاد کریں

اس کے علاوہ جس جلسے میں بڑے بڑے لکچرار جس محفل میں بڑے بڑے طرار اور حاضر جواب جس بزم میں بڑے بڑے لطیفہ گو اور بذلہ سنج موجود ہوں گے وہاں ایسے شخص کی موجودگی زبان حال سے کہہ دیگی کہ ؎

نالہ اگر کرے تو سمجھ بوجھ کر کرے

بلبل سے کوئی کہدے کہ ہم بھی چمن میں ہیں

الغرض حسن تقریر و تحریر اور خوبی بیان و دلکشی زبان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس کی بدولت معمولی حیثیت کے آدمی بھی ہر محفل و جلسے میں اچھی جگہ پاتے ہیں۔ قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ دولت مندوں کی دولت صندوقوں میں بند پڑی رہتی ہے۔ فرش فروش۔ آرائش و زیبائش گھر پر دھری رہتی ہے مگر اہل سخن کی تیغ زبان اپنے جوہر دکھانے اور خراج تحسین حاصل کرنے کو ہر جگہ ہر وقت اور ہر موقع پر اُن کے دم کے ساتھ رہتی ہے ؎

کیا بات ہے سخن کی بیاں کیا کروں یہاں — یہ فیض ہے اسی کا کہ ممتاز ہے زباں
ہوتا ہے اس سے نام جہاں میں کہاں کہاں — ہے جنس بے بہا جو کریں غور قدرداں

عشرت میں بھی غنی ہے بشر گر بہم ہے یہ
صدقے جواہر اس پہ ہوں ایسی رقم ہے یہ

باعث جو آبرو کا ہے وہ کام ہے یہی — جس کا سرور کم نہ ہو وہ جام ہے یہی
راحت رساں و دافع آلام ہے یہی — دلمیں جگہ ہے جس کی دلارام ہے یہی

پوچھو سخن وروں سے جو کہتے ہیں ہم غلط
ہوتا ہے فکر میں اسی ہمدم سے قسم غلط

ناظرین غالباً اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس کتاب کی تالیف میں مؤلف کو کتنی مشکلوں کا سامنا رہا ہے۔ شروع شروع میں بعض احباب کی حوصلہ شکن نکتہ چینی اور دل آزار ملامت ہمت پست کئے دیتی تھی مگر قہر درویش برجان درویش سب کی سُنتا تھا اور منہ سے کچھ نہ بولتا تھا ؎

ضبط دیکھو سب کی سُن لی پر نہ کچھ اپنی کہی
اس زباں دانی پہ گویا بے زباں پیدا ہوئے